باب الفتاوی

سوال ؟کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں
:

یہ کہ ممتاز بی بی دختر طفیل مسیح چک نمبر 6 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی رہائش پذیر ہے جسکو شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل میں عرض ہے ۔

یہ کہ ممتاز بی بی کا نکاح ہمراہ مسمی لطیف مسیح سے عرصہ تقریبا 11 سال قبل کر دیا تھا اب جبکہ مسماۃ مذکورہ نے اپنے بچوں سمیت اسلام قبول کر لیا ہے بچوں کے بھی اسلامی نام رکھے گئے ہیں جو تہمینہ ' ثمینہ ' ناصر عباس ' طاہر عباس ' غلام عباس ہیں مسماۃ مذکورہ نے صدق دل سے اسلام قبول کر لیا ہے مسماۃ مذکورہ کو اسلام سے بے حد لگاؤ تھا جس کی وجہ سے اب مسماۃ مذکورہ اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتی ہے اور اپنے بچوں کو بھی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروائے گی اب مسماۃ مذکورہ اپنے سابقہ خاوند مسمی لطیف مسیح سے پہلے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہے اس کے ہاں بالکل جانا نہیں چاہتی علاوہ ازیں اسلام لانے میں ہم سے قبل ہمارا بھائی اسلام قبول کر چکا ہے جس کی وجہ سے ہم متاثر ہوئے ہیں اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا مسماۃ ممتاز بی بی کا اب پہلا نکاح جائز ہے یا کہ نہیں مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ اپنے سابق شوہر کے ہاں آباد ہونا نہیں چاہتی شرعا جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں ۔ کذب بیانی ہو گی تو سائلہ خود ذمہ دار ہوگی ایسی صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے

الحمد للہ رب العلمین وصلاتہ و سلامہ علی امام المھتدین غرالمحجلین والہ و صحبہ اجمعین و التابعین لھم باحسان الی یوم الدین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظلمین

الجواب بعون الوھاب و منہ الصدق و الصواب ۔

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے ۔ فقہائے کوفہ اور امام طاؤس اور امام ثوری کے نزدیک بمجرد اسلام لانے عورت کے فرقت ہو جاتی

ہے یعنی جونہی یہ عورت اسلام میں داخل ہوئی اسی وقت اس کا نکاح کالعدم ہو گیا اور وہ اپنے عیسائی شوہر سے جدا ہو چکی۔ امام ابن منذر نے اسی کو اختیار کیا ہے اور حضرت امام بخاری کا بھی اسی طرف میلان ہے قرآن مجید کی یہ آیت " **لا هن حل لهم و لا هم يحلون لهن** " (کہ مسلمان عورتیں کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ ان کے کافر مرد ان نو مسلم عورتوں کے لئے حلال ہیں) اسی قول کی تائید کرتی ہے مگر فقہاء کوفہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ جب کوئی عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر کافر ہو اور وہ دونوں دارالاسلام میں ہوں تو ان دونوں میں فورا جدائی نہیں ہو گی بلکہ شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ عورت اسی کی بیوی رہے گی اگر شوہر مسلمان ہونے سے انکار کرے اور کفر پر اڑا رہے تو ان دونوں میں علیحدگی کرا دی جائے گی ایسی عورت کی عدت میں بھی اختلاف ہے جمہور علماء کے نزدیک اس نو مسلم عورت کی عدت تین حیض ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کی عدت صرف ایک حیض ہے صحیح بخاری میں ہے **باب اذا اسلمت المشركة والنصرانية تحت الذمى او الحربى اقال عبد الوارث عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس اذا اسلمت النصرانية قبل زوجها بساعة حرمت وقال داؤد عن ابراهيم الصائغ سئل عطاء عن امراة من اهل العهد اسلمت ثم اسلم زوجها فى العدة هى امراته قال لا الا ان تشاء هى بنكاح جديد وصداق وقال مجاهد اذا اسلم فى العدة يتزوجها قال الله تعالى لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن ۔ صحيح بخارى جلد ۲ صفحه ۷۹۶** (یعنی ذمی یا حربی کافر کی مشرکہ یا عیسائی عورت اگر اپنے شوہر سے ایک ساعت پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی امام عطاء تابعی سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی معاہد عورت مسلمان ہو جائے اور عدت کے دوران اس کا شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو کیا یہ عورت اس کی بیوی ہو گی تو عطاء نے کہا نہیں ہاں اگر وہ چاہے تو دوبارہ نکاح کر سکتی ہے اور حق مہر بھی دوبارہ وصول کرے گی امام مجاہد نے کہا وہ مرد اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے

یہ بات تو ظاہر ہے کہ زوجین میں سے اگر ایک مسلمان ہو جائے تو فرقت فی الحال

واقع ہو گی (یعنی میاں بیوی میں فورا جدائی پڑ جائے گی) اور عدت گزرنے کا خیال کیا جائے گا ابن عباسؓ کی حدیث بظاہر اس کے خلاف معلوم ہوتی ہے کہ جب تک حیض سے پاک نہ ہو جائے اسے نکاح کا پیغام نہ دیا جائے اور ان دونوں میں تطبیق بھی ہو سکتی ہے کہ ابن عباس کی حدیث کا مطلب یہ ہو کہ جب تک عورت اس کی عدت میں ہے اس کے شوہر کے اسلام قبول کرنے کا انتظار کیا جائے اور عدت ختم ہونے کے بعد ایک ساعت بھی اس کے شوہر کو مہلت نہ دی جائے ابن عباس کے قول کو امام عطاء ' امام طاؤس ' امام ثوری ' امام ابو ثور ' امام ابن منذر ' اور اہل کوفہ نے اختیار کیا ہے امام بخاری بھی اسی طرف ہیں۔

اس عورت کی عدت تین حیض ہے حافظ ابن حجر لکھتے ہیں **والجمهور على انها تعتد هذه الحرة وعند ابي حنيفة يكفى ان تستبرى بحيضة ۔ فتاوی نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۹ و ۳۶۰**

بہرحال یہ نو مسلم بی بی مسمات ممتاز اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے اپنے عیسائی شوہر مسمی لطیف مسیح کی اب بیوی نہیں رہی اور نہ اس کو اپنے عیسائی شوہر سے طلاق لینے کی ضرورت رہی ۔ دین کا اختلاف ہی فسخ نکاح کے لئے کافی ہے تین حیض گذار لینے کے بعد اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لینے کی مجاز ہے تاہم قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے عدالت مجاز سے سرٹیفکیٹ لینا ضروری ہے ہاں اگر مسمی لطیف مسیح عدت گزرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس کے ساتھ بھی رہ سکتی ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہو گا ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب ۔

کتبہ ووقع علیہ

محمد عبید اللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ

۱ ۔ رئیس المدرسین بدارالحدیث چینیانوالی

۲ ۔ مبعوث دارالافتاء والدعوۃ ' الریاض